باب-45

گواہی

☆ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ -

ترجمہ: اور گواہی کو نہ چھپایا کرو۔ اور جو اس کو چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے۔(سورۃ البقرہ: آیت 283 کا حصّہ)

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ -------- وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّـــهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ - فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ -------- وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ - ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ -------- وَاللَّـــهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ - (سورۃ المائدہ: آیت 106 تا 108)

شہادت یعنی گواہی ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ گواہی کے ذریعے ،یقین یا ظن کا حاصل کرنا ہے۔ یقین(certainty)کا آنا یا ظن (suspicion) کا پیدا ہونا ، انسانی فعل نہیں ہے بلکہ دل کی حالت ہے ، ایک کیفیت ہے۔ معاملہ ، جتنا اہم ہو گا اس کی شہادت میں بھی اہمیت ہو گی۔ شہادت سے پہلے خفیہ طور سے شاہدوں کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے گی۔ اسلام میں تہمتِ زنا کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لیے اس پر 4 گواہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ عورتیں ناتجربہ کار ہوتی ہیں لہٰذا حدود و قصاص میں ان کی شہادت کو دخل نہیں۔

❖ معیارِ شہادت کیا ہے؟ گواہ کتنے ہوں؟ اور کیسے ہوں؟

- دراصل معاملہ جتنا اہم ہو گا اتنا ہی معیارِ شہادت قوی ہو گا۔ مثلاً

(1) ایسے واقعات بیان کرنے کے لیے جو کہ کھلے عام واقع ہوتے ہیں، یا جن کا علم عام لوگوں سے چھپا نہیں رہتا، اتنے گواہوں کی ضرورت ہے کہ سننے والے کو یقین آ جائے۔ جیسے ، عام لوگوں کو اس بات سے واقفیت ہے کہ عصر کی نماز میں چار رکعتیں ہیں اور مغرب میں تین۔ لیکن دو چار آدمی مل کر اگر یہ بیان کریں کہ عصر کی تین رکعتیں ہیں اور مغرب کی چار، تو ایسی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(2) اگر کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہے تو اس کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے۔ اس میں 4 گواہوں کا ہونا شرط ہے۔ 3 گواہوں نے اگر شہادت دی ہو تو اس پر جرم ثابت نہیں قرار پائے گا بلکہ اسے الزام ہی سمجھا جائے گا۔ اور ان الزام لگانے والوں کو سزا دی جائے گی۔

(3) حدود میں 2 گواہوں کی شرط ہے۔ مگر وہ مرد ہوں۔

(4) مالی معاملات میں، 2 مرد، یا 1 مرد اور 2 عورتوں، کی شہادت ضروری ہے۔

(5) ایسے معاملات جن میں مردوں کی رسائی نہیں (مثلاً ولادت) تو ان میں 1 عورت بہ طور گواہ کافی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شہادت میں ماحول اور قرینہ کو بڑا دخل ہے۔ تحویلِ قبلہ کے موقع پر ایک صاحب نے بیان کیا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج بیت المقدس کی بجائے کعبۃ اللہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی"۔ چونکہ روایت کرنے والے معتبر آدمی تھے، نماز جیسا اہم مسئلہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں بھی موجود تھے لہٰذا قبلتین والوں کو شک نہیں ہوا۔ اور یوں ہوا کہ نماز پڑھنے کی حالت ہی میں وہ سنتے ہی بیت المقدس کی طرف سے کعبۃ اللہ شریف کی طرف پھر گئے۔

صاحبو! شعبان کی انیتس (29) کو اگر ایک بھی معتبر شخص یہ کہہ دے کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو سب لوگ دوسرے دن روزہ رکھیں گے۔ جب کہ رمضان کی انیتس (29) کو کوئی یہ کہہ دے کہ چاند ہو گیا ہے تو اسے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا، جب تک کہ کافی تعداد اس بات کی گواہی نہ دے دے۔

- پس! معاملہ جتنا اہم ہو گا اتنا ہی معیارِ شہادت قوی ہو گا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 3 صفحہ 59 تا 62 اور پارہ 7 صفحہ 22 تا 27}

متفرقات-Miscellaneous

نجات کے لیے ایمان ضروری ہے۔ اور ایمان اسی وقت کام آتا ہے جب سزا کے وقت سے پہلے ہو۔ جب کوتوالی والے (قانون نافذ کرنے والے) گرفتار کر لیں اور حاکمِ عدالت سزا کے لیے تیار ہو جائے تو اس وقت کوئی عذر داری، کوئی justification نہیں سنی جاتی۔ جو کچھ کرنا ہے گرفتاری سے پہلے کر لو۔ توبہ کر لو۔ عذر خواہی کر لو۔ excuse کر لو۔ یا کسی سے معافی مانگ لو۔

کرنا جو ہے آج ہی کر لے، کل کرنا پچھتانا ہے

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 24 صفحہ 63}